42579 ـ بزنس اور ہبۃ الجزیرہ کمپنی اور سرکل مارکیٹنگ کمپنیوں کے بارہ میں مستقل کمیٹی کا فتوی

سوال

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی کو سرکل یا نیٹ کمپنیوں مثلا بزنس، اور الجزیرہ کمپنیوں کے لین دین اور کام کے متعلق بہت سے سوالات آئے، جن کمپنیوں کا کام یہ ہے کہ ایك شخص کو مال یا پروڈکٹ خریدنے پر راضی اور مطمئن کیا جائے، اور وہ شخص دوسروں کو خریداری پر مطمئن کرے اور وہ آگے دوسروں کو اسی طرح، اور شراکت کرنے والوں کی جتنی تعداد اور طبقات زیادہ ہونگے اسی اعتبار سے پہلا شخص کمیشن بھی زیادہ حاصل کریگا جو کہ ہزاروں ریال میں جا پہنچتی ہے.
اور ہر مشترك شخص اپنے سے بعد والے شخص کو خریداری پر مطمئن کریگا اور جب وہ دوسرے نئے افراد کو اس شراکت کی لڑی میں ضم کریگا تو اسے بہت زیادہ کمیشن حاصل ہوگی، جسے سرکل مارکیٹنگ یا نیٹ مارکیٹنگ کا نام دیا جاتا ہے، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مندرجہ بالا سابقہ سوال کا جواب کمیٹی کے علماء کرام نے کچھ اس طرح دیا:

اس طرح کا لین دین حرام معاملات میں شامل ہوتا ہے، یہ اس لیے کہ اس معاملہ اور لین دین کا مقصد کمیشن کا حصول ہے نہ کہ پروڈکٹ کرنا تو یہ کمیشن دسیوں ہزار تك پہنچ جاتی ہے، حالانکہ اس پروڈکٹ اور چیز کی قیمت کچھ سو سے بھی زیادہ تجاوز نہیں کرتی، اور ہر عقل رکھنے والے اور دانشمند شخص کے سامنے جب یہ دونوں معاملے پیش کیے جائنگے تو وہ کمیشن کو ہی اختیار کریگا، اسی لیے ان کمپنیوں کا اپنی پروڈکٹ اور تیار کردہ اشیاء کی مارکیٹنگ اور مشہوری میں اعتماد ہی کمیشن کا حجم زیادہ پیش کرنا ہے جو شراکت دار کو حاصل ہوگی، اور اسے تھوڑی سی رقم جو تیار کردہ چیز اور پروڈکٹ کی قیمت ہے کے مقابلہ میں بہت زیادہ نفع دکھا کر اسے دھوکہ میں ڈالنا ہے.

اس لیے یہ کمپنیاں جو چیز تیار کرتی ہیں وہ تو اس کمیشن اور نفع کے حصول کے لیے پردہ اور آڑ ہیں جس کی

مارکیٹنگ کی جاتی ہے، اور جب اس معاملہ اور لین دین کی حقیقت یہ ہے تو پھر یہ شرعا کئی ایک امور کی بنا پر حرام ہوا:

اول:

یہ چیز دو قسم کا سود اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہے، ایك تو ربا الفضل یعنی زیادہ سود، اور دوسرا ربا النسیئۃ یعنی ادھار سود، تو اس طرح شراکت کرنے والا تھوڑی سی رقم اس لیے ادا کرتا ہے کہ اس سے اسے بہت بڑی رقم حاصل ہوگی، جو کہ زیادہ اور تاخیر کے ساتھ نقدی کے بدلے نقدی ہے، اور یہی وہ سود ہے جو بالنص اور بالاجماع حرام ہے.

اور وہ چیز جو کمپنی نے کھاتہ دار کو فروخت کی ہے وہ تو تبادل کے لیے صرف آڑ کی حیثیت رکھتی ہے، اور مشترك کا بھی وہ چیز لینا مقصد نہیں ہے تو اس لیے حکم میں بھی اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا.

دوم:

یہ دھوکہ اور فراڈ میں شامل ہوتا ہے جو کہ شرعا حرام ہے، اس لیے کہ مشترك کو اس کا کوئی علم نہیں کہ آیا وہ مطلوبہ تعداد میں مشترك افراد حاصل کر سکے گا یا نہیں ؟

اور سرکلی یا نیٹ مارکیٹنگ جتنی بھی جاری رہے اس کے لیے ایك انتہاء اور حد کا ہونا ضروری ہے جس پر جا کر وہ موقوف ہو جائیگی، اور مشترك شخص جب اس سرکل کے ساتھ ضم ہوتا ہے تو اسے علم نہیں ہوتا کہ آیا وہ اونچے طبقہ میں ہو کر منافع حاصل کر لے گا، یا پھر وہ نچلے طبقوں میں ہی رہےگا اور اسے نقصان اور خسارہ اٹھانے پڑیگا ؟

اور واقعہ ایسا ہی ہے کہ اس سرکل میں شامل ہونے والے اکثر افراد خسارہ میں ہی رہتے ہیں، اور بہت ہی کم تعداد اوپر والے طبقہ میں پہنچ پاتا ہے، اس لیے غالب طور اس میں خسارہ ہی ہے، اور دھوکہ اور فراڈ کی حقیقت یہی ہے، اور وہ دو معاملوں میں تردد اور شك ہے ان میں زیادہ غالب وہی ہوتا ہے جس کا خدشہ اور خوف زیادہ ہو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ اور فراڈ کرنے سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں بیان ہوا ہے.

سوم:

یہ معاملہ اس پر مشتمل ہے کہ یہ کمپنیاں لوگوں کا مال ناحق اور باطل طریقہ سے اس طرح کھاتی ہیں کہ اس عقد سے صرف کمپنی مستفید ہوتی ہے یا وہ شخص مستفید ہوتا ہے جسے کمپنی دوسروں کو دھوکہ دینے کے مقصد کے لیے دیتی ہے، اور یہی چیز ہے جو بالنص اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں حرام کی ہے:

اے ایمان والو تم آپس میں ایك دوسرے کا مال باطل طریقہ سے مت کھاؤ النساء (29).

چہارم:

اس معاملہ میں پروڈکٹ کے معاملہ میں جو دھوکہ اور فراڈ اور لوگوں سے عیب چھپانا اور انہیں شبہ میں ڈالنا ہی مقصود ہے، اور حالت اس کے خلاف ہے، اور انہیں بہت زیادہ کمیشن کے دھوکہ میں رکھنا جو غالب طور حاصل بھی نہیں ہوتی، جو کہ شرعی طور پر حرام دھوکہ اور فراڈ میں شامل ہوتی ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی دھوکہ دیا اور فراڈ کیا وہ ہم میں سے نہیں "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

" جب تك خریدار اور بائع ایك دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں انہیں اختیار حاصل ہے، اگر تو وہ دونوں سچائی اختیار کریں اور واضح طور پر بیان کر دیں تو ان دونوں کی تجارت اور بیع میں برکت کر دی جاتی ہے، اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع و تجارت کی برکت ختم کر دی جاتی ہے "

صحیح بخاری اور صحیح مسلم.

اور یہ کہنا کہ: یہ لین دین دلالی ہے، تو یہ قول صحیح نہیں، کیونکہ دلالی تو ایسا عقد اور معاہدہ ہے جس کی بنا پر دلال سامان فروخت کرنے کی ملاقات کی اجرت حاصل کرتا ہے، لیکن یہ سرکلی اور نیٹ مارکیٹنگ تو یہ ہے کہ مشترك شخص خود اس پروڈکٹ کی مارکیٹنگ کی اجرت دیتا ہے، اور جیسا کہ دلالی کا مقصد تو حقیقتا سامان فروخت کرنے کی مارکیٹنگ کرنا ہوتا ہے، لیکن اس کے برخلاف نیٹ اور سرکل مارکیٹنگ میں حقیقی مقصد تو کمیشن کی مارکیٹنگ ہے نہ کہ پروڈکٹ اور تیار کردہ اشیاء کی، اور اس لیے کہ مشترك شخص تو اس کے لیے مارکیٹنگ کرتا

ہے جو آگے اس کی مارکیٹنگ کرے اور وہ آگے، اسی طرح یہ دلالی کے خلاف ہے جس میں دلال تو اس کے لیے مارکیٹنگ کرتا ہے جو حقیقتا سامان خریدنا چاہتا ہے، تو ان دونوں میں فرق صاف ظاہر ہے.

اور یہ قول کہ کمیشن تو ہبہ کے قبیل سے ہی ہے، یہ قول بھی صحیح نہیں، اور اگر تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر ہر ہبہ شرعا جائز بھی نہیں چنانچہ قرض پر کوئی چیز ہبہ کرنی سود شمار ہوتا ہے، اور اسی لیے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو بردہ رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

" آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود بہت ہی زیادہ فاش اور عام ہے اس لیے اگر آپ کا کسی شخص پر حق ہو اور وہ تجھے بھوسہ، یا جو، یا اونٹ کا چارہ بھی ہدیہ کرے تو یہ سود ہے "

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے.

اور ہبہ تو اس سبب کا حکم لیتا ہے جس کے باعث وہ چیز ہبہ کی گئی ہو، اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عامل کے متعلق فرمایا تھا جس نے آکر یہ کہا تھا کہ:

یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنی ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھ کر انتظار کیوں نہ کرتے رہے کہ تمہیں ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں ؟ "

اسے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے.

اور یہ کمیشن تو ملی ہی اس سرکل اور نیٹ مارکیٹنگ کی بنا پر ہے تو آپ اسے جتنی بھی نام دے لیں چاہے وہ ہدیہ، یا ہبہ یا کوئی اور نام ہو تو یہ اس کی حقیقت اور اس کے حکم کو کچھ بھی بدل نہیں سکتی.

اور ایك چیز کا بیان کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ: مارکیٹ میں کچھ کمپنیاں ایسی بھی ظاہر ہو چکی ہیں جو اپنے لین دین میں سرکل یا نیٹ مارکیٹنگ کے طریقہ پر چلتی ہیں، مثلا سمارٹس وائی، اور گولڈ کوئیسٹ اور سیون ڈائمنڈ، ان کا حکم بھی دوسرے کمپینوں کے حکم سے مختلف نہیں جن بیان ہو چکا ہے، اگرچہ تیار کردہ اشیاء کو پیش کرنے میں یہ ایك دوسرے سے مختلف ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.